جلد ۲۹ | ۲۷ شہادت ۱۳۲۰ ہش | ۲۹ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ | ۲۷ اپریل ۱۹۴۱ء | نمبر ۹۴

مسئلہ جنازہ کے متعلق مولوی محمد علی صاحب اپنے ادعا پر قائم نہ رہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کی صریح خلاف ورزی پر اصرار

جناب مولوی محمد علی صاحب برعکس نہند نام زنگی کافور کی مثل پر ایک دفعہ اس وقت عمل کر چکے ہیں۔ جب یہ ثابت کرنے کے لئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کر کے اسلام میں کسی کو نبوت کا منصب نہیں مل سکتا۔ انہوں نے ایک ضخیم کتاب لکھی تھی۔ اور جس کا نام "النبوۃ فی الاسلام" یعنی اسلام میں نبوت رکھا تھا حالانکہ انہیں موضوع کے لحاظ سے "لا نبوۃ فی الاسلام" نام رکھنا چاہیئے تھا کیونکہ انہوں نے بزعم خود اس کتاب میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ کہ اسلام میں نبوت کا کوئی منصب باقی نہیں۔ اور اب کسی شخص کو یہ درجہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح انہوں نے اب کیا ہے۔ جبکہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے رسالہ "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" کے متعلق ایک دو ورقہ ٹریکٹ شائع کرتے ہوئے اس کا عنوان یہ لکھا ہے۔ کہ:۔

"میاں بشیر احمد صاحب ایم اے برادر خورد خلیفہ قادیان کا

فیصلہ بحیثیت ثالث

کہ خلیفہ قادیان کا مسلک خلاف مسلک حضرت مسیح موعود ہے"

حالانکہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیف "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" وہ شاندار تصنیف ہے جس کا ایک ایک لفظ ثابت کر رہا ہے۔ کہ مسئلہ جنازہ میں بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا مسلک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسلک کے عین مطابق ہے۔

جناب مولوی صاحب نے اپنے رسالہ "ثالث بننے کی دعوت" میں لکھنے کو تو یہاں تک لکھ دیا تھا۔ کہ "قادیانی جماعت کا کوئی آدمی میدان میں نکلے۔ اور کہدے کہ" "حضرت مسیح موعود کا کوئی فتوے ایسا بھی ہے جس میں آپ نے غیر احمدی کے جنازہ کو ناجائز قرار دیا ہے"۔ اور پھر یہاں تک فراخدلی کا اظہار کیا تھا۔ کہ "مجھے حلف کی ضرورت نہیں۔ کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ صرف دو حرفہ فیصلہ کی ضرورت ہے۔ میں غیر کو ثالث بھی نہیں بناتا۔ اس معاملہ میں قادیانی جماعت کے معزز سے معزز اور ادنےٰ سے ادنےٰ فرد کے یا اس کے بڑے سے بڑے عالم کے فیصلہ کو مان لوں گا۔ کوئی میدان میں نکلے۔ اور ثالث بنے"۔

لیکن آخر وہی ہوا جس کی جناب مولوی صاحب سے توقع تھی۔ اور جس کا اظہار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنے رسالہ میں بایں الفاظ فرما دیا تھا۔

"مجھے یقین ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب اپنی اس فراخ حوصلگی کے اقدام پر قائم نہیں رہیں گے"۔ "مولوی صاحب نے جس میدان میں اس درجہ جرأت اور دلیری کے ساتھ قدم رکھا ہے۔ کہ گویا خشیت اللہ کے مقام سے بھی متزلزل نظر آتے ہیں۔ اس میں وہ اپنی موجودہ تحدی کے ساتھ زیادہ دیر تک نہیں ٹھہر سکتے۔ اور بالآخر وہ اس بے جا تعلی اور تفاخر کے میدان کو چھوڑنے پر مجبور ہوں گے"۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہاں تو جناب مولوی صاحب کا یہ ادعا کہ "مجھے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ صرف دو حرفہ فیصلہ کی ضرورت ہے" اور "میں ادنےٰ سے ادنےٰ فرد کا فیصلہ مان لوں گا" اور کجا یہ کہ جب ان کے سامنے دلائل کا انبار لگا دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد ارشادات پیش کئے گئے۔ مولوی صاحب کے اخذ کردہ نتائج کی تغلیط ثابت کر دی گئی اور ثابت کر دیا گیا کہ "غیر احمدیوں کا جنازہ جائز نہیں" اور یہ سب کچھ ایک ایسے انسان نے کیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد میں سے ہے۔ اور جس کی فضیلت کا خدا تعالےٰ کے الہامات میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں ذکر موجود ہے۔ تو بغیر کسی دلیل کو رد کئے۔ کسی حوالہ کو غلط قرار دیئے اور کسی استدلال کو بے جا ثابت کئے یہ کہدیا ہے۔ کہ "جناب میاں بشیر احمد صاحب نے ساری اینچا پیچیوں کے بعد بالآخر بھی تسلیم کیا۔ کہ خلیفہ قادیان کا مسلک خلاف مسلک مسیح موعود ہے"۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیا "صرف دو حرفہ فیصلہ" چاہنے والے مولوی صاحب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی ۲۲۶ صفحہ کی تصنیف "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" میں سے یہ فیصلہ دکھا سکتے ہیں۔ جسے نہایت دلیری کے ساتھ انہوں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف منسوب کیا ہے اگر نہیں۔ تو غور فرمائیں۔ کہ ان کا یہ فعل کہاں تک دیانت داری کے مطابق سمجھا جا سکتا ہے:۔

جناب مولوی صاحب نے اسی پر اکتفا نہیں کی کہ اپنی غرض کی خاطر بالکل غلط اور خود ساختہ نتیجہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف منسوب کر دیا۔ بلکہ اپنے اس ادعا کی گرتی ہوئی عمارت کو سہارا دینے کے لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔ لکھا ہے:۔

"بات صاف ہے تکذیب کے معنی ہیں دوسرے کو جھوٹا کہنا۔ تصدیق کے معنی ہیں دوسرے کو سچا کہنا۔ ان دونوں کے درمیان ایک حالت ہے جس میں آدمی نہ تکذیب کرتا ہے نہ تصدیق کرتا ہے۔ بلکہ خاموش رہتا ہے۔" گویا یہ وہ طبقہ ہے جس کا جنازہ پڑھنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بقول مولوی محمد علی صاحب جائز قرار دیا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طبقہ کو بھی صاف اور صریح الفاظ میں مکذبین میں شامل کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"جو شخص ظاہر کرتا ہے کہ میں نہ ادھر کا ہوں اور نہ ادھر کا ہوں اصل میں وہ بھی ہمارا مکذب ہے۔"

(البدر ۲۴ ؍اپریل ۱۹۰۳ء)

ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صریح طور پر اس حالت کے آدمی کو جس کے متعلق مولوی صاحب نے یہ لکھا ہے۔ کہ "وہ تکذیب کرتا ہے نہ تصدیق کرتا ہے"۔ مکذب ٹھہرایا ہے۔ ایک اور موقعہ پر فرماتے ہیں۔

"اگر وہ خاموش ہے نہ تصدیق نہ تکذیب کرے تو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو"۔

(الحکم ۳۰ ؍اپریل ۱۹۰۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے واضح فیصلہ کی موجودگی میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا ان لوگوں کا جنازہ پڑھنے کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسلک کے مطابق قرار دینا جو نہ تکذیب کریں نہ تصدیق بلکہ خاموش رہیں حد درجہ کی جرأت اور دلیری ہے۔ جو محض اس لئے دکھائی جا رہی ہے۔ کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا وہ فیصلہ تسلیم نہ کرنا پڑے۔ جو آپ نے مولوی محمد علی صاحب کے مطالبہ پر مسئلہ جنازہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتاویٰ کی بناء پر دیا ہے۔ اور جو یہ ہے کہ

(۱) "غیر احمدیوں کا جنازہ جائز نہیں" صـ ۵۸

(۲) "صرف مصدقین احمدیت کا جنازہ جائز ہے۔ جو احمدیوں کے اندر احمدیوں کی طرح ملے جلے رہتے ہوں یعنی بالفاظ دیگر صرف احمدیوں کا جنازہ جائز ہے۔" صـ ۵۳

(۳) "کسی ایسے شخص کا جنازہ جائز نہیں جو سلسلہ کا مخالف یعنی غیر مصدق ہے۔" صـ ۶۰

(۴) "جو شخص کہتا ہے کہ میں مکذب نہیں۔ مگر عملاً نہ ادھر کا ہے اور نہ ادھر کا وہ بھی دراصل مکذب ہے۔ اس کا جنازہ جائز نہیں" صـ ۶۶

(۵) "کسی ایسے شخص کا جنازہ جائز نہیں جو احمدیت کا مصدق نہیں۔ بلکہ صرف احمدیوں کا جنازہ جائز ہے۔" صـ ۸۶

(۶) "صرف احمدی کا جنازہ جائز ہے۔ اور کسی اور کا جائز نہیں"۔ صـ ۱۸۶

(۷) "کوئی احمدی کسی غیر احمدی کا جنازہ نہیں پڑھ سکتا۔" صـ ۱۲۷

(۸) "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکروں کا جنازہ جائز نہیں۔ بلکہ صرف ماننے والوں کا جائز ہے۔"

جناب مولوی محمد علی صاحب فرمائیں۔ کہ یہ فیصلے جو دلائل پیش کرنے کے بعد دیئے گئے ہیں۔ اب ان کے لئے کیوں قابل قبول نہیں۔ جبکہ وہ یہ فرما چکے ہیں۔ کہ "مجھے حلف کی ضرورت نہیں۔ کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ صرف دو حرفہ فیصلہ کی ضرورت ہے۔ میں غیر کو ثالث بھی نہیں بناتا۔ اس معاملہ میں قادیانی جماعت کے معزز سے معزز اور ادنےٰ سے ادنےٰ فرد کے یا اس کے بڑے سے بڑے عالم کے فیصلہ کو مان لونگا۔ کوئی میدان میں نکلے"۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے

"خدا نے صورت تو نہیں دیکھنی اس نے دل دیکھنا ہے۔ مگر لوگ تو ظاہر دیکھتے ہیں۔ اور جس شخص کا نام رجسٹر بیعت میں ہے اسے جماعت میں خیال کرتے ہیں۔ وہ تو رجسٹر میں صرف نام دیکھیں گے۔ لیکن اگر خدا کے رجسٹر میں نام نہیں ہے۔ تو ہم کیا کرسکیں گے۔ خدا نے ترقی کا موقعہ خوب دیا ہے۔ نفس کو لگام دینے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کونسا وقت ہوسکتا ہے۔ اس وقت سے غافل نہ رہنا چاہیئے۔ اور محنت کرنی چاہیئے۔ وہ انسان جو آپ محنت کرتا ہے۔ اسے سالک کہتے ہیں۔ اور جسے خدا خود دیوے وہ مجذوب ہوتا ہے۔ اور جو سویا رہے تو اسے کوئی کیا کرے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقومٍ حتّٰی یغیروا ما بانفسھم بات سنکر صرف کان تک رکھنے سے فائدہ نہیں ہوتا۔ جب تک دل کو خبر نہ ہو۔ انسان ایک دو کاموں سے سمجھ لیتا ہے۔ کہ میں نے خدا کو راضی کرلیا۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہوتی۔ اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے۔ صحابہ کرام کی اطاعت اطاعت تھی۔ کہ جب ایک دفعہ مال کی ضرورت پڑی تو حضرت عمرؓ اپنے مال کا نصف لے آئے۔ اور ابوبکرؓ اپنے گھر کا مال و متاع فروخت کرکے جس قدر رقم ہوسکی وہ لے آئے۔ پیغمبر خدا ﷺ نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ تم گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ نصف۔ پھر ابوبکرؓ سے دریافت کیا انہوں نے جواب دیا۔ کہ اللہ اور رسول گھر چھوڑ کر آیا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس قدر تمہارے مالوں میں فرق ہے اسی قدر تمہارے اعمال میں فرق ہے۔ کیا اطاعت ایک سہل امر ہے جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے"

(البدر ۳۱ ؍اکتوبر ۱۹۰۲ء صـ ۵)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ؍شہادت ۱۳۲۰ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔ جس میں دُنیا کے موجودہ مصائب کے متعلق فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے ماموروں کے ذریعہ ان سے اطلاع دیکر بچنے کا طریق بتایا ہے۔ یعنی ہم توبہ و استغفار۔ خدا تعالیٰ کی سچی اطاعت اور اشاعت اسلام کو حرز جان بناکر اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ اسی ضمن میں آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعاؤں کی طرف خاص توجہ دلائی

اطفال احمدیہ کے ٹورنامنٹ میں آج مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ پیغام رسانی۔ ۲۲۰ گز کی دوڑ۔ مینڈھے کی لڑائی۔ کراس پٹ جمپ۔ اندھا چھونا۔ رنگوں کا امتیاز۔ پول والٹ۔ جھنڈا چھیننا اور تیرنا۔ کھیلوں کے ختم ہونے پر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صدارت میں تقسیم انعامات کا جلسہ ہوا۔ جس میں صاحب صدر نے اول اور دوم رہنے والے بچوں کو انعامات تقسیم کئے۔ اور آخر پر اس قسم کے ورزشی مقابلوں پر خوشی کا اظہار کیا۔

آج شام کو خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت نے ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھایا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پتہ

تا اطلاع ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خط یا تار بھیجنے کا پتہ یہ ہے۔

معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب کنجیجی ۔ ریلوے سندھ

Kinjhejhi.

درخواست ہائے دُعا:- ۱۔ جناب چودھری غلام حسین صاحب پنشنر آف جھنگ بعارضہ بخار بیمار ہیں (۲) اللہ بخش صاحب سونگھڑہ (کٹک) بعارضہ خناق بیمار ہیں (۳) حکیم محمد یونس صاحب وینگوالہ کی بمبئی ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہونے والی ہے۔ انہیں کامیابی کے لئے اور بیماروں کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھنے کے متعلق ایک اور شہادت

مرزا عزیز بیگ صاحب پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام سامانہ نے چند ٹریکٹ جو مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے چھپوا کر مفت تقسیم کئے ہیں۔ مجھے دیئے ان میں سے ایک ٹریکٹ جس کا نام "کھلی چٹھی بنام جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پیشوائے جماعت قادیان از محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور" ہے۔ ملاحظہ کیا گیا۔ اس کے صفحہ ۱۲ پر مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"آپ خود قسم کھا کر بیان شائع کریں۔ کہ کیا آپ کے علم میں ایسے جنازہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں پڑھے جاتے تھے۔ یا نہ۔ میں جانتا ہوں۔ کہ آپ کبھی ان بزرگوں سے یہ شہادت لینا پسند نہ کریں گے۔ کیونکہ آپ کے عقائد کی ساری عمارت اس ایک بات سے ہی جس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ گر جاتی ہے اور وہ ہرگز بھی باوجود اس علم کے کہ ایسا ہوتا تھا آپ کی خوشی کو خدا کی خوشی پر مقدم کر کے میرے کہنے پر شہادتِ حقہ کا اظہار نہیں کریں گے۔ لیکن چلئے۔ آپ ہی اس بات کا انکار کر دیں۔ اور لکھ دیں۔ کہ جو کچھ میں لکھ رہا ہوں۔ غلط ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کی زندگی میں لاہور میں سیالکوٹ میں شملہ میں۔ خود قادیان میں کسی غیر احمدی کا جنازہ نہیں پڑھا گیا۔ آپ کی ساری جماعت میں سے ایک ہی شخص انکار کر دے اور اگر آپ یا آپ کی ساری جماعت میں سے کوئی فردِ واحد اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ نہیں کر سکتا۔ تو یہ سو فیصدی شہادت خود آپ کی اور آپ کے مریدوں کی کم سے کم اس بات کو ثابت کرتی ہے۔ کہ آپ نے حضرت مسیح موعود کے مسلک کو تبدیل کر دیا ہے"

بموقعہ تبلیغ ڈے سال گذشتہ جب خاکسار مرزا عزیز بیگ صاحب پریذیڈنٹ غیر مبایعین سامانہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اور مرزا صاحب سے نماز جنازہ غیر احمدیان کا ذکر کیا۔ تو خاکسار نے ان کو بتایا تھا۔ کہ مستری میاں سوندھی خان صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معتقد تھے۔ اور انہوں نے غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنی ترک کر دی تھی۔ بیعت کے متعلق وہ کہتے تھے۔ کہ میں قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کروں گا۔ اتفاقیہ طور پر بیمار ہو گئے۔ اور تین یوم بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ ان کے پسر مستری میاں اللہ دتہ صاحب نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت قادیان پہونچکر کر چکے تھے۔ بخدمت خلیفہ محمد اکرم صاحب جو اس وقت جماعت احمدیہ سامانہ کے کارکن تھے حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ میرے والد میاں سوندھی خان صاحب قادیان نہیں جا سکے وہ دل سے احمدی ہو چکے تھے۔ اس پر خلیفہ محمد اکرم صاحب نے یہ فرمایا۔ کہ بیعت کر لینے کی جو شرط ہے۔ وہ چونکہ پوری نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا خود مستری میاں اللہ دیا صاحب نے بھی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔

علیٰ ہذا مستری رحمت اللہ صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا انتقال اس سے بھی پہلے ہو گیا تھا۔ خلیفہ محمد اکرم صاحب نے اس کی نماز جنازہ سے بھی انکار کر دیا تھا۔ اور مرزا عزیز بیگ صاحب سے خاکسار نے یہ خواہش ظاہر کی تھی۔ کہ مستری میاں اللہ دیا صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی۔ اور نیک بزرگ اس وقت تک حیات ہیں۔ آپ ان سے خود دریافت کر لیں۔

اس ٹریکٹ کا ملاحظہ کرنے کے بعد خاکسار نے بخدمت مرزا عزیز بیگ صاحب پریذیڈنٹ غیر مبایعین سامانہ رقعہ تحریر کیا۔ کہ آپ مستری میاں اللہ دیا صاحب سے دریافت کر کے اطمینان کر لیں۔ اور بعد اطمینان بخدمت مولوی محمد علی صاحب تحریر کریں۔ کہ وہ خلاف واقعہ باتیں کیوں پیش کرتے ہیں۔ مگر باوجود تحریر وصول کر لینے کے۔ مرزا عزیز بیگ صاحب نے کوئی کارروائی دریافت کی نہیں کی۔ اور چونکہ یہ ایک سچا واقعہ ہے۔ اس لئے امید نہیں کہ وہ اس معاملہ میں دریافت کریں۔ اس واقعہ کو مستری میاں اللہ دیا صاحب نے بمقام لاہور بخدمت مولوی محمد علی صاحب خود بیان کیا تھا۔

باوجودیکہ مولوی محمد علی صاحب خود واقف ہیں۔ کہ غیر احمدیوں کی نماز جنازہ نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں پڑھی گئی۔ نہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پڑھی گئی۔ مگر مولوی صاحب موصوف خلافِ تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر مولوی صاحب کو میاں اللہ دیا صاحب کی شہادت یاد نہ ہو۔ تو وہ یہاں تشریف لا کر اطمینان کر لیں۔ مستری میاں اللہ دیا صاحب خدا کے فضل سے پانچ بھائی ہیں۔ اور سب کے سب احمدی ہیں۔ اور سب زندہ ہیں۔ اگر سچائی مدنظر ہے۔ تو تشریف لا کر اطمینان فرمالیں۔ اگر آپ تشریف لائیں گے۔ تو ہم چند اور واقعات بھی آپ کے پیش کر دیں گے۔ اور کُلّی اطمینان کرا دیں گے۔

خاکسار:۔ ظفر حسن۔ امیر جماعت احمدیہ سامانہ ریاست پٹیالہ۔

مسئلہ نبوت کی تلقین کے لئے ہفتہ منانے کی تجویز

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے گذشتہ سال ایک خطبہ کے دوران میں ارشاد فرمایا تھا۔ کہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ ہر سال ایک ہفتہ مقرر کیا کریں جس میں احباب جماعت کو اختلافی مسائل کے متعلق واقفیت بہم پہونچائی جائے۔ مرکزی مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی طرف سے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس نے اس غرض سے پہلا ہفتہ ۲۴ تا ۳۰ ہجرت ۱۳۲۰ہش یعنی ۲۴ مئی تا ۳۰ مئی ۱۹۴۱ء مقرر کیا ہے۔ اور اس ہفتہ کے لئے مسئلہ نبوت کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ذمہ دار عہدہ داران مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کا فرض ہے۔ کہ اس ہفتہ میں مسئلہ نبوت کی تلقین و تعلیم کا خاطر خواہ صورت میں انتظام کریں۔ اس ہفتہ میں تمام خدام و انصار کو اپنے اپنے حلقہ میں روزانہ ایک گھنٹہ کے لئے بالالتزام جلسہ کرنا چاہیئے۔ اس جلسہ میں تقریر کرنے والے دوست مسئلہ نبوت کے مختلف حصوں پر مندرجہ ذیل ترتیب سے تقریریں کیا کریں:۔

دن	روز	تاریخ	موضوع
پہلا دن	بروز ہفتہ	بتاریخ ۲۴ ہجرت ۱۳۲۰ہش	مسئلہ نبوت از روئے قرآن و حدیث
دوسرا دن	" اتوار	" ۲۵ "	مسئلہ نبوت از روئے اقوال ائمہ سلف۔
تیسرا دن	" پیر	" ۲۶ "	مسئلہ نبوت از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
چوتھا دن	" منگل	" ۲۷ "	مسئلہ نبوت از روئے تحریرات حضرت خلیفۃ المسیح اول
پانچواں دن	" بدھ	" ۲۸ "	مسئلہ نبوت از روئے تحریرات مولوی محمد علی صاحب و دیگر اکابرین پیغام
چھٹا دن	" جمعرات	" ۲۹ "	مسئلہ نبوت از روئے دلائل عقلیہ

ساتویں دن گذشتہ چھ اسباق کو دہرایا جائے۔ تقاریر عام فہم ہوں۔ لیکچر کی خاطر نہ ہوں بلکہ تعلیم اور اسباق کی خاطر ہوں۔ دلائل کو سادہ پیرایہ میں بیان کیا جائے۔ اور ضروری حوالے نوٹ کرائے جائیں۔

سامعین میں خواندہ احباب روزانہ تقاریر کے باقاعدہ نوٹ لیں۔ اس امر کا خاص التزام کیا جائے۔ کہ سب دوست ہر روز اپنا سبق اچھی طرح یاد کر کے جلسہ میں شامل ہوں۔ مقررین حضرات کی سہولت کے لئے الفضل میں بھی مسئلہ نبوت کے مقرر کردہ چھ حصوں کے متعلق مضامین کی اشاعت کا انتظام کیا جائیگا۔

اس ہفتہ کے نو دن بعد یعنی ۸ احسان مطابق ۸ جون کو تمام خدام اور انصار کا امتحان لیا جائے۔ تاکہ معلوم کیا جا سکے۔ کہ انہوں نے لیکچروں کو توجہ سے سُنا اور یاد کیا ہے یا نہیں۔ ناخواندہ احباب کا امتحان زبانی لیا جائے۔ اور خواندہ اصحاب کا تحریری۔ امید ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنے فرض کا احساس کرتے ہوئے اپنی اپنی جگہ پر اس بارہ میں جملہ انتظامات کریں گی۔ اور اس ہفتہ کو پوری تیاری اور شان سے منانے اور اسے زیادہ مفید بنانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینگی۔ مقرر حضرات کو تقریروں کی تیاری کے لئے حسب ذیل کتب مفید ہونگی:

حقیقۃ النبوۃ۔ النبوۃ فی القرآن۔ النبوۃ فی الاحادیث۔ رسالہ تبدیلی عقائد مرتبہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم۔

چند سوالات اور ان کے جواب

(۲)

نئی شریعت نہیں آسکتی

سوال۔ کیا قرآن شریف کے بعد نئی شریعت آسکتی ہے؟

جواب۔ ہرگز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی صورت میں نبیوں کے سردار ثابت ہو سکتے ہیں۔ جبکہ ایک طرف صاحب شریعت نبیوں کا آنا بند ہو۔ اور دوسری طرف حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع نبیوں کا سلسلہ جاری ہو۔

خاتم النبیین کے معنی

سوال۔ کیا کسی اور بزرگ نے بھی خاتم النبیین کے یہ معنی کئے ہیں کہ جس کے بعد شریعت والا نبی نہ آئے؟

جواب۔ ہاں بہتوں نے کئے ہیں۔ مثلاً (۱) جناب ملا علی قاری لکھتے ہیں۔ اذالمعنی انه لایاتی بعده نبی ینسخ ملته ولم یکن من امته۔ کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت کے بعد ایسا نبی نہ آئے گا۔ جو آپ کے دین کو منسوخ کرے۔ اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔ موضوعات کبیر صفحہ ۶۹)

(۲) مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی لکھتے ہیں۔ "بعد آنحضرت کے یا زمانے میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں۔ بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے" درسالہ دافع الوسواس ص۱۶)

غیر تشریعی نبی آسکتا ہے

سوال۔ کیا غیر تشریعی نبی کے آنے سے خاتمیت محمدیہ نہیں ٹوٹتی؟

جواب۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیوں کے سردار ہیں شہنشاہ وہی ہوتا ہے۔ جس کے ماتحت بادشاہ ہوں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ماتحت نبی آنے سے حضور کی شان بلند کا اظہار ہوتا ہے۔ نہ کہ آپ کی شان میں کمی۔ پس غیر تشریعی نبی کے آنے سے خاتمیت محمدیہ ہرگز نہیں ٹوٹتی جناب مولانا محمد قاسم نانوتوی تحریر فرماتے ہیں۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" (تحذیر الناس ص۲۸)

سوال۔ کیا قرآن مجید سے بھی ثابت ہوسکتا ہے۔ کہ غیر تشریعی نبی آئیں گے۔

جواب۔ یہ بات بہت سی آیات سے ثابت ہے۔ تین آیتیں حسب ذیل ہیں۔

اوّل۔ الله یصطفی من الملائکة رسلا ومن الناس ان الله سمیع بصیر (سورہ حج ع ۱۰)۔ کہ اللہ تعالےٰ فرشتوں اور انسانوں میں سے رسول برگزیدہ کرتا رہے گا۔ وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔ اس آیت میں یصطفی مضارع ہے۔ اور ہمیشہ کی سنت مستمرہ کا ذکر ہے۔

دوم۔ ما کان الله لیذر المومنین علی ما انتم علیه حتی یمیز الخبیث من الطیب وما کان الله لیطلعکم علی الغیب ولکن الله یجتبی من رسله من یشاء فامنوا بالله ورسله وان تؤمنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم (آل عمران ع۱۸) یعنی نہیں ہے اللہ کہ چھوڑ دے مومنوں کو اس حالت پر جس پر تم ہو یہاں تک کہ وہ تمیز کرے گا ناپاک اور پاک میں۔ اللہ تعالےٰ تم کو غیب پر مطلع نہ کریگا بلکہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہیگا برگزیدہ کرے گا۔ پس تم اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا۔ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو تمہارے لئے بڑا اجر ہوگا۔ اس آیت میں صاف طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ خبیث اور طیب میں فرق کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ رسول برگزیدہ کرتا رہے گا۔

سوم۔ ومن یطع الله والرسول فاولئک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ذالک الفضل من الله وکفی بالله علیما (النساء ع ۹) کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کریں گے۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالےٰ انعام کر چکا۔ یعنی نبیوں۔ صدیقوں۔ شہیدوں اور صالحین کے۔ یہ لوگ اچھے ہیں رفیق یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ خوب جاننے والا ہے۔ اس آیت سے ثابت ہے کہ امت محمدیہ کے لئے چاروں درجات (نبوت۔ صدیقیت۔ شہادت اور صالحیت) مل سکتے ہیں۔ اس آیت میں مع کا لفظ من کے معنوں میں ہے۔ جیسا کہ دوسری آیت توفنا مع الابرار میں بھی ہے۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں

سوال۔ کیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام انیس سو سال سے بغیر کھانے پینے کے جوان کے جوان آسمان میں جسم خاکی سمیت زندہ ہیں؟

جواب۔ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ کی زندگی آسمان یا جسم کا تو کوئی ذکر نہیں البتہ یہ لکھا ہے۔ کہ ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف ایک رسول ہیں۔ آپ سے پہلے سب رسول وفات پا چکے۔ پس اگر حضور فوت ہوجائیں یا قتل کئے جائیں۔ تو کیا تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے سب رسول فوت ہوچکے ہیں۔ حضرت عیسےٰ بھی رسول اکرم سے پہلے آئے تھے۔ اس لئے وہ بھی وفات پاچکے ہیں۔ قرآن مجید میں ایسی تیس آیات ہیں جن سے وفات مسیح ثابت ہے۔ یوں جب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاچکے۔ تو اور کون بیٹھا رہے گا بس

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہ جہاں ہمارا

قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں

سوال۔ مولوی لوگ کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیات میں سے بعض منسوخ ہیں کیا یہ درست ہے؟

جواب۔ یہ درست نہیں قرآن مجید کی کوئی آیت نہ منسوخ ہوئی نہ ہو سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن مجید کامل شریعت ہے۔ اس کا ایک حرف بھی منسوخ نہیں ہو سکتا مولویوں کا یہ عقیدہ غلط ہے۔

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری مولوی فاضل

بنگال میں تبلیغ احمدیت

(۱) سید سعید احمد صاحب برہمن بڑیہ سے لکھتے ہیں۔ ماہ مارچ میں انہوں نے ۱۴ احمدی انجمنوں کا معائنہ کیا۔ ان جماعتوں کے ۱۱۴ ممبروں نے دینی تبلیغی جدوجہد کی رپورٹیں لکھوائیں۔ ان کوششوں کے ذریعہ ۱۲۳ مقامات پر تبلیغ ہوئی۔ اور ۵۴۰ اشخاص کو پیغام حق پہونچایا گیا۔ ان میں سے ۲۳۶ ہندو اور باقی غیر احمدی تھے۔ ۲ انجمنوں نے سالانہ تبلیغی جلسے کئے۔ اور ہر جگہ بنگالی انگریزی اور اردو لٹریچر کی معقول تعداد تقسیم کی گئی۔ ۵ کس بیعت سے مشرف ہوئے۔

(۲) قریشی محمد حنیف صاحب آنریری مبلغ سوہاگی ضلع میمن سنگھ سے لکھتے ہیں۔ ماہ مارچ میں بارہ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۳۳ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ۱۰ تقاریر اور ایک مباحثہ ہوا۔ تیرو گاتی جماعت میں ۱۵ کس نے اور پہار چر جماعت میں ۶ کس زن و مرد و بچہ کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بیعت کے خطوط لکھوائے ان میں بعض معزز تعلیم یافتہ اصحاب بھی ہیں۔ ۲۷ میل پیدل اور ۵۹ میل ریل پر کل ۸۶ میل سفر ۱۴ دن میں کیا۔ موضع برگیر چر کی مسجد میں مولوی صاحب نے جب مباحثہ کیا۔ تو ان کو لاجواب پا کر تین آدمی ہمیں مارنے کے لئے آمادہ ہوگئے۔ اور پھر بزور ہم کو مسجد سے نکال دیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت بخشے۔

اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجیں

قادیان میں کئی درسگاہیں ہیں جن کا نصاب وانتظام اس رنگ میں مرتب کیا گیا ہے۔ کہ جماعت کی آئندہ نسل کو احمدیت کے رنگ میں رنگین کیا۔ اسے دین کی خادم۔ اور اعلےٰ اخلاق کی حامل بنایا جائے۔ دینیات کے لئے جو درسگاہیں ہیں۔ وہ تو قادیان کے سوا اور کہیں نہیں۔ اس لئے جو خوش نصیب اصحاب اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلانے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ ان کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ ہی نہیں کہ وہ اپنے بچوں کو یہاں بھیج دیں لیکن میٹرک تک مروجہ تعلیم کا بہترین انتظام بھی قادیان میں ہے۔ سکول کے ساتھ ایک عالیشان بورڈنگ ہوس بھی ہے۔ جس میں باہر سے آنے والے بچوں کے لئے رہائش کا انتظام ہے۔ سکول کے سینئر سٹاف کا ایک ممبر سپرنٹنڈنٹ اور متعدد ٹیوٹر ان کی اخلاقی۔ دینی اور جسمانی تربیت کے لئے مقرر ہیں۔ اساتذہ کی زیر نگرانی طلباء کو باقاعدہ سٹڈی کرائی جاتی ہے۔ ان کی صحت کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ نمازوں کی پابندی کرائی جاتی ہے۔ اور اس امر کی خاص نگرانی کی جاتی ہے کہ بچوں کو ان بد عادات سے بچایا جائے۔ جو آجکل دوسرے شہروں میں عام ہیں۔ جہاں دوسری جگہوں پر طلباء اپنا فارغ وقت سینما۔ تھیٹر اور دیگر تماشوں وغیرہ کے دیکھنے اور آوارہ پھرنے میں صرف کرتے ہیں۔ اور بازاری اخلاق سیکھتے ہیں۔ وہاں اس بورڈنگ میں رہنے والے طالب علم ایسا وقت نمازیں پڑھنے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے۔ اور بزرگوں کے مواعظ سننے میں گذارتے ہیں وقتاً فوقتاً یہاں انہیں ایسے جلسوں میں شامل ہونے اور تقریریں سننے کا موقعہ بھی ملتا رہتا ہے۔ جو ان کے اندر دین سے محبت اور وابستگی کا موجب ہوتی ہیں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق ان کے اندر وسعت نظر اور خیالات کی بلندی پیدا کرنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے اور ایسے رنگ میں ان کو زندگی گذارنے کا عادی بنایا جاتا ہے۔ کہ وہ بڑے ہوکر اچھے انسان بن سکیں۔ اور ملک وملت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اپنی ذات میں بہت سی خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے۔

جناب خان بہادر شیخ محمد شریف صاحب ایم۔ اے کینٹب ڈویژنل انسپکٹر لاہور ڈویژن اپنی تازہ معائنہ کی رپورٹ میں خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔ طلباء کی اخلاقی حالت اچھی ہے۔ اور ان کی خوب اچھی طرح نگرانی کی جارہی ہے۔ سکول کے سٹاف میں جناب قاضی عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر کے علاوہ سات اور ٹرینڈ گریجوایٹ ہیں۔ اور منجملہ ۲۴ ٹرینڈ یا سند یافتہ اساتذہ کے چار مولوی فاضل اور منشی فاضل ہیں۔ سائنس کی تعلیم کا انتظام بھی نہایت اعلےٰ ہے۔ اور سامان وغیرہ کے لحاظ سے بہترین سرکاری سکولوں سے بڑھ کر نہیں۔ تو برابر ضرور ہے۔ چھوٹا سا زراعتی فارم بھی ہے ریڈیو سیٹ لگا ہوا ہے۔ جو طلباء میں وسعت معلومات پیدا کرنے کا نہایت عمدہ ذریعہ ہے حال میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم وتربیت کی توجہ خاص سے ایک نہایت عمدہ تالاب بھی تیار ہو چکا ہے جس میں بچوں کو تیرنا سکھایا جاتا ہے۔

ان وجوہات سے خود ڈویژنل انسپکٹر صاحب مدارس کی رائے میں ہمارا سکول صوبہ بھر میں بہترین طور پر آراستہ سکولوں میں سے ایک ہے"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشا ہے۔ کہ جماعت کے نوجوانوں میں مشرقی کھیل رائج ہوں جس کے لئے باقاعدہ گراؤنڈ تیار کئے جارہے ہیں۔ مروجہ نصاب کے علاوہ دینی تعلیم کا خاص طور پر بندوبست کیا جاتا ہے۔ طلباء کو قرآن شریف باترجمہ اور احادیث کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے بھی واقف کیا جاتا ہے۔ دینیات کا آخری امتحان نظارت تعلیم وتربیت لے کر خود پاس ہونے والے طلباء کو سندات عطا کرتی ہے۔ گذشتہ سات آٹھ سالوں میں ہمارے سکول کے یونیورسٹی نتائج ۷۲ سے ۹۲ فیصدی تک رہے۔ اور امسال ورنیکلر فائنل کا نتیجہ سو فیصدی رہا۔

سکول کے ہر دلعزیز ہونے اور روز افزوں ترقی کرنے کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ سال گذشتہ خدا تعالےٰ کے فضل سے سکول میں نو سو کے قریب طلباء تھے کھیل کے میدان میں بھی ہمارے طلباء بیرونی سکولوں کے مقابلہ میں کامیاب کھلاڑی ثابت ہوتے ہیں۔ اور کالجوں میں جاکر نام پیدا کرتے ہیں۔ جس کا پرنسپل صاحب خالصہ کالج امرتسر نے بھی اپنے ایک خط میں حال ہی میں ذکر کیا ہے۔ تقریر کرنے کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے جو سوسائٹی قائم ہے اس کے نتیجہ میں ہمارے طلباء نہ صرف سکولوں کے مقابلہ میں۔ بلکہ کالجوں کے طلباء کے مقابلہ میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہیں چنانچہ گذشتہ سے پیوستہ سال گورنمنٹ کالج لاہور۔ پرنس آف ویلز کالج جموں اور آل انڈیا مقابلہ میں جو پانی پت میں منعقد ہوا۔ وہ سکول کی نیک نامی اور شہرت کا باعث ثابت ہوئے۔

طلباء کی صحت کی نگرانی کیلئے ایک کوالیفائڈ ڈاکٹر اور ڈسپنسری موجود ہے۔ ضبط وانتظام بھی تسلی بخش ہے۔ ڈویژنل آڈیٹر لاہور ڈویژن کے نزدیک سکول کے حسابات بھی باقاعدہ اور اپ ٹو ڈیٹ ہیں۔ مختصر یہ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول بلحاظ عمارت۔ تعلیم۔ کھیلوں کے انتظامات۔ علمی اور ادبی مجالس کی موجودگی اور عام حالات کے لحاظ سے صوبہ کے بہترین سکولوں میں شمار ہوتا ہے۔ اور خود سرکاری افسروں کو اس کا اقرار ہے۔ باقی دینی خصوصیات اس کے علاوہ ہیں۔ یہاں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی زندگی کے ہر شعبہ میں احمدیت جس رنگ میں سرایت کر جاتی ہے یہ اس کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ جس کی قیمت کا کوئی اندازہ نہیں ہوسکتا۔

پس اب جبکہ نئی جماعت بندی شروع ہوکر نئے سال کی تعلیم کا آغاز ہو چکا ہے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے اس سکول میں بھیجیں۔ اس طرح جہاں دنیوی تعلیم کے لحاظ سے ان کے بچے صوبہ کے ایک بہترین سکول کی فضاء میں پرورش پائیں گے۔ وہاں دینی لحاظ سے بھی بہت سے فوائد حاصل کرسکیں گے۔ اور وہ خود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مطالبہ کو پورا کرنے والے قرار پاکر بہت بڑے اجر کے مستحق ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو دین ودنیا کی نعمتوں سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

اچھوت اقوام کو امداد دینے کی ضرورت

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ "دکن کی اچھوت اقوام میں اپنی ترقی اور اصلاح کا جذبہ روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔ دراوڑ قوم کے چیدہ لیڈروں نے بیان کیا ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنی علیحدہ قوم ہونے کا اعلان کرنے والے ہیں۔ اور جہاں وہ اکثریت میں ہیں وہاں اپنے حقوق کا مطالبہ کریں گے۔ تاکہ وہ اپنی مرضی کے موافق ترقی کرسکیں۔ اور امن وچین کی زندگی بسر کرسکیں۔ اس قوم کے ایک لیڈر نے کہا اب ہم برہمنوں کی ہزاروں سال کی غلامی سے بہت بیزار اور تنگ آگئے ہیں۔ ہم میں اکثر وبیشتر علیحدہ قوم تسلیم کئے جانے کے دل سے متمنی ہیں"

اچھوت اقوام چونکہ نہایت مظلوم اور ستم رسیدہ اقوام ہیں۔ اس لئے انسانیت کا درجہ حاصل کرنے کے لئے ان کی جدوجہد میں ان کی امداد کرنا نہایت احسن فعل ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے ہر لحاظ سے نہایت ضروری۔ لیکن افسوس کہ مسلمان اس طرف سے بالکل غافل ہیں۔ جماعت احمدیہ حتی الامکان اس بارے میں اپنا فرض ادا کررہی ہے۔ جس میں دوسرے لوگوں کو بھی اخلاقی اور مالی لحاظ سے پوری پوری مدد کرنی چاہیئے

تحریک جدید سال ہفتم کے وعدے سو فی صدی پورا کرنے والے مجاہدین

تحریک جدید کے وہ مجاہدین جو اپنے وعدے ۳۱ مارچ ۱۹۴۱ء تک سو فی صدی پورے کر چکے ہیں۔ ان کی فہرست شائع کرتے ہوئے عہدہ داران اور احباب سے گزارش ہے۔ کہ جو اصحاب اپنے وعدے ۳۱ مئی ۱۹۴۱ء تک سو فی صدی پورے کر لیں گے۔ وہ خدا کے فضل سے السابقون الاولون میں ہونگے جس کے لئے کوشش کرنا ہر مومن کا فرض ہے زمیندار جماعتوں کے احباب اور کارکنوں کو بھی چست ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ آج کل ان کی فصل نکل رہی ہے۔ زمیندار احباب کے لئے بھی یہ بہترین موقعہ ہے۔ کہ وہ ۳۱ مئی تک اپنا سال ہفتم کا وعدہ پورا کر لیں۔ فہرست حسب ذیل ہے۔

ڈاکٹر سید محمد یوسف صاحب معہ اہل و عیال و مرحوم لواحقین وزیر آباد ۱۲۰/-
ماسٹر فضل الٰہی صاحب " ۱۰/۱۲/-
منشی محمد بخش صاحب حصار ۱۷/-
سکینہ بیگم بنت صوبیدار م " ۵/۶/-
مظفر خان صاحب قادیان (دسالہا سابق)
غلام نبی صاحب رنگون برما ۱۲/-
سید منور شاہ صاحب چک ۱۱۶ سرگودھا ۶/-
مولوی احمد الدین صاحب " ۱۲/-
بابو محمد عالم صاحب معہ والدہ صاحبہ پشاور ۲۴/-
ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب بھلر جوگی ۵۰/-
عبد الغنی صاحب سکرٹری اوڈیلہ ۵/-
غلام حسین صاحب دنجواں ۵/۴/-
ام الخیر حلیمہ بی بی صاحبہ سونگرہ ۵/۲/۶
سید غلام محمد صاحب رسول پور ۵/۷
چوہدری عبد الرحمٰن صاحب رانجھہ پسر حضرت مولوی شیر علی صاحب قادیان ۳۵/-
میاں عصمت اللہ صاحب مرحوم والدہ صاحبہ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب علی وال ۵/۴
میاں محمد حیات خان صاحب پشاور ۱۳۵/-
مولوی عبد المجید صاحب اورجمہ ۵/۱۱/-
ہاجرہ بیگم صاحبہ " ۵/۲/۲
ڈاکٹر ایس۔ اے۔ صوفی چنگا دہری انبالہ ۵/-
میاں عبد الحق صاحب معہ اہلیہ شاد مسکین ۱۶/۴/-
Y. Z. Mohideen Colombo /5/.
اللہ رکھا صاحب بسمل دھرم سالہ ۶/۸/-
میاں رحمت علی صاحب ہیڈ ورکس سلیمانکی فیروز پور ۶/۸
چوہدری فقیر محمد صاحب دنجواں ۵/۶/-
مسز رقیہ صادق صاحب قادیان ۵/۴
ملک نادر خان صاحب ای۔ اے سی۔ گوجرانوالہ ۱۴۰/-
اہلیہ صاحبہ منشی رحمت خان صاحب فیروز پور چھاؤنی ۵/-
اہلیہ صاحبہ ملک محمد عبد الرحمٰن صاحب فیروز پور شہر ۵/۹/-
اہلیہ صاحبہ بابو محمد شریف صاحب مرحوم فیروز پور شہر ۵/۴
منشی احمد الدین صاحب سیالکوٹ ۵/۳/-
حاجی عبد العظیم صاحب " ۱۲/۵/-
محمودہ اہلیہ میاں محمد عبد اللہ صاحب " ۶/-
حسن زمانی صاحب دہلی ۵/-
اہلیہ صاحبہ اعجاز حسین صاحب مرحوم دہلی ۵/-
خضر سلطانہ صاحبہ دہلی ۵/۹/-
شمیم فاطمہ صاحبہ " ۵/۹/-
حاجی نصیر الحق صاحب " ۴۱/۹/-
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب دہلی ۱۳/-
چوہدری سلطان احمد صاحب چک نمبر ۱۲۰ رحیم یار خان ۵/-
سید منصور احمد صاحب ڈینٹل کالج لاہور ۵/۸
امام الدین صاحب چندوسی ۱۰/-
ابو الحسین صاحب بھارت کھالی بنگال ۱۰/-
فضل کریم صاحب پلیڈر پٹواکھالی بنگال ۶/-
شمس الہدیٰ صاحب ٹیپارہ بنگال ۵/۳
عبد اللطیف صاحب سوری بنگال ۲۲/-
شکر الدین صاحب بن باجوہ سیالکوٹ ۵/-
اہلیہ صاحبہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم قادیان ۵/-
اہلیہ صاحبہ میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ۔ ای۔ اے۔ سی ۲۴/-
اہلیہ صاحبہ بابو محمد جمیل صاحب ننگل باغبانان ۵/-
والدہ صاحبہ بابو محمد جمیل صاحب ننگل باغبانان ۵/-
چوہدری غلام حسین صاحب پٹواری چک نمبر ۲۱ لائل پور ۵/۶
محمد الدین صاحب سقہ چک نمبر ۲۶ شمالی ۸/۸
میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی۔ قادیان ۴۶/-
مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد شریف صاحب سٹیشن ماسٹر بھگتا نوالہ ۷/-
بیگمان بابو محمد شریف صاحب سٹیشن ماسٹر بھگتا نوالہ ۵/-
مبارک احمد صاحب پسر بابو محمد شریف صاحب سٹیشن ماسٹر بھگتا نوالہ ۵/-
سعیدہ۔ صادقہ دختران بابو محمد شریف صاحب سٹیشن ماسٹر بھگتا نوالہ ۵/-
شیخ محمد حسین صاحب پنشنر سب جج مزنگ لاہور ۱۰/-
چوہدری مظفر علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ مزنگ لاہور ۱۹/-
محترمہ والدہ صاحبہ بابو عبد الرحمٰن صاحب انبالہ ۵/۶
بابو عبد المجید صاحب انبالہ ۵/۶
حکیم ابراہیم عبد اللہ صاحب معہ اہلیہ و والدہ صاحبہ ونگورلہ بمبئی ۵۰/-
سلطان علی صاحب گجو چک گوجرانوالہ ۵/۴
محمد عظیم صاحب گجو چک گوجرانوالہ ۵/۴
منشی سردار خان صاحب پٹواری شاہ مسکین ۷/۴
میراں بخش صاحب لالہ موسیٰ گجرات ۶/۱۰
رانجھا غلام محمد صاحب دنیل پور جہلم ۸/-
جلال احمد صاحب باورچی ملکہ ہانس منٹگمری ۵/-
مولوی ارجمند خان صاحب قادیان ۱۰/۴
غلام سرور صاحب کوئٹہ ۱۱/-
سلطان سردار سرخرو خان صاحب پنڈی گھیب ۱۲/-
ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب ہیڈ ماسٹر لیہ ۵/۳/-
صاحبزادہ ابو الحسن صاحب قدسی قادیان ۱۰/-
غلام فرید صاحب ہاری مبارک آباد سٹیٹ ۵/-
غلام محمد صاحب " ۵/۸
خوشی محمد صاحب تاری برما ۶/-
منشی غلام محمد صاحب مدرس سعد اللہ پور ۵/۶
ملک فیض اللہ صاحب راولپنڈی ۵/۶
ملک عبد الرحمٰن صاحب سلیم نئی دہلی ۶/-
چوہدری عبد اللہ خان صاحب " ۲۰/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام احمد صاحب پلیڈر دولت پور ۵/۳
والدہ صاحبہ چوہدری ناصر احمد صاحب دولت پور ۵/۶
میاں امام الدین صاحب چپڑاسی پاک پٹن ۷/۸
مستری غلام محمد صاحب بروح ورکس بیاس ۶/-

خاکسار:۔ برکت علی فنانشل سکرٹری
تحریک جدید

گوجرہ میں "ینگ مین ولفیر ایسوسی ایشن"

شریف اور صلح کوش ہندو مسلم نوجوانوں کی سعی سے "ینگ مین ولفیر ایسوسی ایشن" قائم کی گئی ہے۔ جس میں اس وقت تک تیس سے کچھ اوپر لڑکے شامل ہو چکے ہیں۔ ان کا کام شہر کی فضا کو مکدر ہونے سے بچانا۔ اور مخلوق خدا کی ہر ممکن خدمت کرنا ہے۔

اس ایسوسی ایشن کے صدر شیخ محمد صدیق صاحب، سکرٹری محترم لالہ اوم پرکاش صاحب بی۔ اے جائنٹ سکرٹری و خزانچی خواجہ عبد الرشید صاحب احمدی۔ اور پراپیگنڈا سکرٹری پنڈت نہال چند صاحب ہیں۔ (خاکسار راحت صدیقی) (احمدی)

مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹا کرتا

مومن کا قدم ایمان کی نہایت ہی پختہ چٹان پر ہوتا ہے۔ جب وہ کسی امر کیلئے ارادہ کرتا ہے۔ تو پھر اس کی تکمیل کے لئے آمادہ کار ہو جاتا ہے۔ اور اُسے پورا کر کے چھوڑتا ہے۔
اب جبکہ ہم نے مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے ایک عمارت کی تعمیر کا ارادہ کیا ہے۔ ہمارے دل اس امید سے لبریز ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی خاص نصرت و تائید کے ساتھ ہم اپنے اس مقصد میں بالضرور کامیاب ہوں گے۔ خدا تعالےٰ سلسلہ کے ذی استطاعت مخلصین کے دل میں خود تحریک کریگا۔ کہ وہ احمدی نوجوانوں کی اس نیک خواہش کو پورا کرنے میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ مگر اس کے ساتھ خدام کا بھی یہ فرض ہے۔ کہ اب جبکہ ہم نے اپنی مرکزی ضروریات کیلئے ایک عمارت تعمیر کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ تو ہم اس وقت تک دم نہ لیں۔ جبتک کہ اس ارادہ کو پورا نہ کر لیں۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پیدائش انسانی کا نہایت اہم مسئلہ

یہ مسئلہ کہ انسان کی پیدائش کس طریق پر ہوئی۔ کیا تدریجی طور پر یا موجودہ صفات کیساتھ انسان ابتداء میں پیدا کیا گیا۔ حضرت آدم کون تھے۔ ابلیس کون تھا۔ یہ ایسے مسائل ہیں۔ کہ جملہ مذاہب کے لوگ انکی تحقیق کے درپے ہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی تقریر جلسہ سالانہ میں حل کر دیا ہے۔ اور اب حضور کی وہ تقریر شایع ہو گئی ہے جس کا نام سیر روحانی ہے۔ نہایت اعلیٰ کاغذ پر چھاپی گئی ہے قیمت غیر مجلد ۸؍ مجلد ۱۰؍ احباب دفتر تحریک جدید سے خرید کر غیر از جماعت لوگوں میں کثرت سے تقسیم کریں۔ اس میں قرآن کریم کی افضلیت دیگر کتب سے امتیازی طریق سے ثابت ہے

انچارج تحریک جدید

حکم امتناعی میں توسیع

حکومت پنجاب نے اعلان شائع کیا ہے۔ کہ عام جلوسوں کے نکالنے یا ان میں حصہ لینے کے متعلق پنجاب گورنمنٹ کے امتناعی احکام کو بھیر متصل امرتسر کے سمال ٹاؤن رقبہ اور خانیوال اور میاں چنوں (ضلع ملتان) کے میونسپل رقبوں پر عائد کیا گیا ہے۔ یہ احکام گذشتہ فروری میں اہم میونسپل رقبوں میں ایک سال کیلئے نافذ کئے گئے تھے۔

"الفضل" کا خطبہ نمبر

سیکرٹریان جماعتہائے احمدیہ متوجہ ہوں!

ہم ہر اس احمدی دوست سے جو فی الحقیقت روزنامہ "الفضل" خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا مودبانہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اب انہیں کم سے کم "الفضل" کے خطبہ نمبر کے خریدنے میں کیا عذر ہے۔ جبکہ اس کا سالانہ چندہ صرف اڑھائی روپیہ ہے۔ اور جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے علاوہ حسب ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا (۱) حجم بارہ صفحہ کا ہوگا۔ (۲) جماعت احمدیہ کے متعلق ہفتہ بھر کی خبریں یکجائی طور پر شائع کی جائینگی۔ (۳) ہفتہ بھر کی جنگی خبروں کا مرقع پیش کیا جائیگا۔ (۴) بیش قیمت علمی ادبی مضامین شائع کئے جائیں گے۔

ہم سیکرٹریان جماعتہائے احمدیہ سے پُر زور درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ دیکھیں۔ کہ ہر وہ احمدی روزانہ الفضل کا خریدار ہے۔ جو اُسے خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے؟ اور جو روزانہ الفضل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا وہ کم سے کم الفضل کا خطبہ نمبر ضرور خریدتا ہے؟

ارزاں واپسی
ریل اور لاری کے مشترکہ ٹکٹ

براستہ راولپنڈی یکم اپریل ۱۹۴۱ء سے
براستہ جموں (توی) یکم مئی ۱۹۴۱ء سے
چھ ماہ کے لئے کار آمد ہونگے

انبالہ چھاؤنی (براستہ لاہور) سے سری نگر

سکیم الف — براستہ راولپنڈی یا جموں توی اور واپسی کسی ایک راستہ سے

سکیم ب — براستہ جموں توی اور بانہال اور واپسی اسی راستہ سے

	سکیم الف روپے	آنے	پائی	سکیم ب روپے	آنے	پائی
درجہ اول	۱۱۷	۵	۰	۱۰۲	۸	۰
درجہ دوم	۷۳	۱۰	۰	۶۶	۴	۰
درمیانہ درجہ	۲۶	۰	۰	۲۳	۸	۰
درجہ سوم	۱۹	۱	۰	۱۷	۸	۰

(ان کرایہ جات میں چار سو میل لاری کا سفر بھی شامل ہے)

مصور پمفلٹ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں

چیف کمرشل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

"الفضل" کے بقایا دار اصحاب

جہاں ہمیں اس امر کے اظہار پر خوشی ہے۔ کہ بعض خریدار "الفضل" کے چندہ کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ ہیں۔ وہاں اس امر کے اظہار پر رنج بھی ہے۔ کہ بہت سے دوست ایسے بھی ہیں۔ جو ادائیگی باقاعدہ نہیں کرتے۔ بلکہ بعض تو وعدوں پر وعدے کرتے چلے جاتے ہیں لیکن ان کے ایفاء کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی جاتی۔ بالآخر جب کئی ایک خطوط کے بعد مجبوراً وی۔ پی ارسال کیا جاتا ہے۔ تو اُسے واپس کر دیتے ہیں۔ ایسے دوست الفضل کیلئے نقصان اور پریشانی کا موجب ہوتے ہیں۔ ہم اُن کی خدمت میں مودبانہ عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ خدارا اپنے دل میں سوچیں۔ کہ کیا یہ پسندیدہ طریق ہے؟ ایسے اصحاب کو دل میں عہد کر لینا چاہیئے کہ آئیندہ "الفضل" کے چندہ کو نہایت باقاعدگی سے ادا کرتے رہینگے۔ اور گذشتہ بقایا کو بہت جلد ادا کر دینگے۔ ہم کسطرح اپنا سینہ کھول کر دکھا دیں کہ ہمیں اس وقت کسقدر دکھ پہنچتا ہے۔ جب دوست کمال بے اعتنائی سے وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ الفضل کی ترقی انکے تعاون پر منحصر ہے۔ پس انہیں اس پہلو کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ "مینجر"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۴ اپریل برطانی اخبار لکھ رہے ہیں کہ اب برطانی فوجوں کا یونان کو خالی کر جانا لازمی ہو گیا ہے۔ اور اب مصر کی جنگ شروع ہونے والی ہے آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے بھی ایک بیان میں کہا کہ اب امید نہیں لڑائی کا رخ ہمارے حق میں ہو سکے۔

انقرہ ۲۵ اپریل ترکش ریڈیو کا بیان ہے کہ برطانی فوجیں یونان سے نکل کر کریٹ جا رہی ہیں۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ ممبران پارلیمنٹ جنگی صورت حالات پر بحث کرنے پر مصر ہیں۔ نیز معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ مسٹر ایڈن کے دورہ کے مقاصد پورے ہوئے یا نہیں۔ یہ بھی سوال ہے کہ کیا گورنمنٹ کے جسم میں نیا خون داخل کرنے کی ضرورت ہے۔ ایوان مطالبہ کر رہا ہے کہ موجودہ کیبنٹ سے علیحدہ ایک چھوٹی سی جنگی وزارت بنائی جائے جس کے ممبر باہر سے بھی لئے جا سکیں مسٹر لائڈ جارج کا نام بھی لیا جا رہا ہے آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے بھی لیبر پارٹی سے اپیل کی ہے کہ وزارت میں شامل ہو جائے۔ اور قومی وزارت بنانے میں مدد دے۔

دمشق ۲۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ استنبول سے لوگ بڑی کثرت سے باہر جا رہے ہیں۔ ان کے لئے حکومت کو سپیشل گاڑیوں کا انتظام کرنا پڑا ہے۔ کل بارہ ہزار اشخاص اناطولیہ جا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ یونان میں برطانی مورچوں پر حملہ کرنے کے لئے جرمن فوج کے تیس ڈویژن (چھ لاکھ) جمع کئے گئے ہیں۔ نیز ایک ہزار ہوائی جہاز حملہ میں شامل ہونگے۔

نیویارک ۲۴ اپریل آسٹریلیا کے امریکن سفیر نے ایک تقریر میں کہا کہ اگر ظلم و ستم کی طاقتوں نے بحر الکاہل میں شرارت کی کوشش کی۔ تو آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ سخت مقابلہ کرینگے

لنڈن ۲۴ اپریل نازی افواج تیز رفتار کشتیوں کے ذریعہ ترکی کے قریب یونانی جزائر میں ادھر ادھر اتر رہی ہیں۔ اور بعض جزائر پر قابض ہو چکی ہیں۔ ان میں سے بعض جہاز ترکی کے ساحل سے دس پندرہ میل ہیں۔

لاہور ۲۴ اپریل۔ مارکٹنگ ایکٹ میں ترمیم کے بل کا مسودہ شائع ہو گیا ہے۔ اس میں ایک دفعہ یہ ہے کہ اگر کوئی تاجر یکم ستمبر ۴۱ء تک لائسنس حاصل نہ کریگا۔ تو پھر اسے تین سال تک لائسنس نہ دیا جائیگا۔ یا دو ہزار روپیہ تک فیس لے کر دیا جائے گا۔ بوقت ضرورت مارکٹنگ کمیٹیوں کے اختیارات حکومت سنبھال سکے گی۔

واشنگٹن ۲۵ اپریل امریکن وزیر خارجہ اور امیر البحر نے اپنی تقریروں میں اس کا ذکر کیا ہے کہ امریکہ کو ان جہازوں کی حفاظت کے لئے جو برطانیہ میں سامان لے جاتے ہیں جنگی جہاز بھیجنے چاہئیں۔ اس موضوع کا آج کل امریکہ میں بہت چرچا ہے۔

لنڈن ۲۵ اپریل برطانی طیاروں نے شمال مشرقی جرمنی کے فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے۔ نازی وائرلیس نے مان لیا ہے کہ اس سے نقصان ہوا۔ برطانیہ پر کوئی خاص حملہ نہیں ہوا۔ جنوبی۔ اور جنوب مشرقی کنارے پر بعض جگہ بم گرائے گئے۔ مگر نقصان بہت کم ہوا۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ ملک معظم نے آسٹریلیا کے نام ایک پیغام ارسال کرتے ہوئے کہا کہ ۲۶ سال آسٹریلیا کے سپاہیوں نے اپنی بہادری کے جوہر دکھائے تھے۔ اور آج پھر دکھا رہے ہیں۔ آسٹریلیا اپنے بہادر فرزندوں پر بجا طور پر ناز کر سکتا ہے

لنڈن ۲۵ اپریل مشرقی افریقہ سے لڑائی کی کوئی خاص خبر نہیں آئی نیروبی کی اطلاع ہے کہ ہر جگہ اب شاہ ہیل سلاسی کا جھنڈا لہرا رہا ہے اور اسی کا سکہ رواں ہے۔

قاہرہ ۲۵ اپریل۔ مصری ٹیریٹوریل فوج کے کمانڈر نے ایک تقریر میں کہا کہ ہم آخر دم تک اپنے حلیفوں کا ساتھ دیں گے۔ اور معاہدات کی پابندی کریں گے۔

رنگون ۲۵ اپریل برمی بیڑے کے پہلے جہاز کو سمندر میں اتارنے پر وائسرائے نے گورنر برما کو مبارکباد کا پیغام بھیجا۔

بمبئی ۲۵ اپریل۔ نماز جمعہ کے بعد پھر یہاں فساد ہو گیا۔ محمد علی روڈ پر پولیس کو تین بار گولی چلانی پڑی۔ جس سے ۹ آدمی زخمی ہوئے۔ اس علاقہ میں شام کے سات سے صبح ۶ بجے تک کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے احمد آباد میں امن رہا۔

لنڈن ۲۵ اپریل بحری وزارت نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی بحیرہ روم میں کچھ علاقے جہازوں کے لئے خطرناک قرار دیئے گئے ہیں۔ بحیرہ ایجین اور ایڈریاٹک بھی خطرناک ہو گئے ہیں۔ لیکن سائپرس اور ترکی کا سمندر نہیں۔

قاہرہ ۲۵ اپریل ابے سینیا میں اطالوی فوج کی جنوبی افریقہ کی برطانی فوج سے خوب لڑائی ہوئی جس میں دشمن کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ اور چھ سو سپاہی قید کر لئے گئے۔ ابے سینیا کے ڈالر کی قیمت ۴۰ لیرا مقرر کی گئی ہے۔ اطالویوں نے ۴۴۰ لیرا کی تھی۔

لنڈن ۲۵ اپریل یونان میں برطانی اور یونانی فوجوں کے ہراول دستوں کی دشمن کے ہراول دستوں سے بعض جگہ جھڑپیں ہوئیں۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے دور دور تک چھاپے مارے ایک مسافر لے جانے والے جہاز پر بھی بمباری کی جس سے بہت سے مسافر ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ نازی ریڈیو نے کہا ہے کہ ایتھنز اور مقدونیہ کی یونانی فوجوں کے ساتھ جو برطانی فوجیں تھیں۔ وہ ان کا ساتھ چھوڑ گئیں۔ حالانکہ ان علاقوں میں کوئی برطانی فوج تھی ہی نہیں۔ نازی یہ بھی پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ برطانی فوجیں جرمن فوجوں سے تصادم سے بچنے کی کوشش کرتی رہی ہیں۔ مگر یہ بھی بالکل غلط ہے

لنڈن ۲۵ اپریل بحیرہ روم میں گذشتہ دس روز میں دشمن کے رسد اور سامان لے جانے والے ۲۳ جہاز غرق کر دیئے گئے ہیں جن کا مجموعی وزن ایک لاکھ ٹن ہے۔ نادوے میں ایک وائرلیس سٹیشن تباہ کر دیا گیا نیز ایک ٹینکر بھی برباد کر دیا گیا۔ کیل اور ولہلم پر بھی خوب حملے کئے گئے۔

بمبئی ۲۵ اپریل۔ آج یہاں جو فساد ہوا۔ اس میں ۲۷ زخمی اور ایک ہلاک ہوا۔ گورنر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ اگر اب کسی نے شرارت کی۔ تو سخت سزا دی جائے گی۔

لاہور ۲۵ اپریل۔ آج پنجاب کے وزیر اعظم نے اسمبلی میں مارکٹنگ ایکٹ کے متعلق ایک بیان دیا۔ تاجروں کی کانفرنس کے صدر سردار سنتوکھ سنگھ صاحب ایم۔ ایل اے نے کہا کہ چونکہ ہماری بڑی شکایت دور ہو گئی ہے اس لئے امید ہے کہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔

لنڈن ۲۴ اپریل معلوم ہوا ہے کہ عنقریب سپین میں نہایت اہم اور تشویشناک فیصلے ہونے والے ہیں۔ کیونکہ بلقان میں پیش قدمی کے وقت سے ہی جنرل فرینکو پر نازی دباؤ بہت بڑھ گیا ہے اور عنقریب مغربی بحیرہ روم میں بھی دشمن کی طرف سے مہم شروع ہونے والی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اب جرمن فوجیں فرانسیسی جہازوں میں افریقہ پہنچ رہی ہیں۔ اور فرانس سے ٹینک اور دوسرا سامان جنگ تیونس پہنچایا جا رہا ہے۔

دہلی ۲۵ اپریل مقامی یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو کسی نے ۲ ہزار روپیہ کا چیک

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی